کوئی روئے مبیں سا جلوہ گر ہووے تو میں جانو
جو شمس ہووے تو میں جانوں قمر ہووے تو میں جانو

ترا ہمسر ترا ثانی ترا ہم وصف عالم میں
ملک ہووے تو میں جانوں ، بشر ہووے تو میں جانوں

ہوئی ہے جبہہ سائی جس کو حاصل آستانے کی
غرض صندل سے کیا گر درد سر ہووے تو میں جانوں

جو مانگا دے دیا شہ نے مگر ایسا کسی کا بھی
جو دل ہووے تو میں جانوں جگر ہووے تو میں جانوں

جو تجھ سے ہوکہ باغی باغ میں ٹھہرے شجر نیچے
دوبارہ بارور شاخ شجر ہووے تو میں جانوں

ترا بدخواہ ہے مردود طرفین اسکو گر راحت
ادہر ہووے تو میں جانوں ادہر ہووے تو میں جانوں

تمہاری پھونک کے پانی میں جو تاثیر دیکھی ہے
اگر وہ آب جو میں گر اثر ہووے تو میں جانوں

مقابل گوہر دندان حضرت کے جو سہوا بھی
گہر آئے سرور والا گہر ہووے تو میں جانوں

گرا جو تیری نظروں سے وہ آنکھوں میں سمایا کب
کسی کا بھی وہ منظور نظر ہووے تو میں جانوں

دعا جس نے تیری لی اور کی جس نے تیری خدمت
ذلیل و خوار عالم میں اگر ہووے تو میں جانوں

کسی کا اور شیوہ میرا پیشہ مدح گوئی ہے
اگر اس سے کوئی بہتر ہنر ہووے تو میں جانوں

کیا ہے جسکے دل میں گھر شہ دیں کی محبت نے
پئے روزی اگر وہ دربدر ہووے تو میں جانوں

اگر چہ لاکھا شاعر ہیں اے اخلاص عالم میں

بجز مداحی شہ نامور ہووے تو میں جانوں